دارالافتاء اھلسنت (دعوتِ اسلامی)
Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

ریفرینس نمبر: Aqs 1305 | تاریخ: 10-04-2018

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جی پی فنڈ اور حج کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص کو کمپنی کی طرف سے جی پی فنڈ کی مد میں رقم ملی ہے، جو اُس کی تنخواہ سے ہی کاٹی گئی تھی اور وہ حج کے اخراجات کے برابر ہے، تو کیا اس شخص پر حج فرض ہو گا؟ اصل رقم حج کے اخراجات کے برابر ہو، تو کیا حکم ہے اور سود والی رقم کے ساتھ مل کر حج کے اخراجات کے برابر ہو، تو کیا حکم ہے؟ نیز اگر سود والی رقم کے ساتھ حج کر لیا، تو فرض ادا ہو گیا یا دوبارہ کرنا پڑے گا؟ **سائل: خرم عطاری (ٹیکسلا، راولپنڈی)**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں اس شخص کو جی پی فنڈ میں ملنے والی اصل رقم (جو اس کی تنخواہ سے ہی کاٹی گئی تھی، وہ رقم) بذاتِ خود یا دیگر مال کے ساتھ مل کر حج کے اخراجات کے برابر ہو، تو دیگر شرائط کے پائے جانے کے ساتھ اس شخص پر حج فرض ہو گا، کیونکہ وہ رقم اس شخص کی اپنی ملک ہے اور حج کے اخراجات کے برابر بندے کی ملکیت میں مال ہونے سے دیگر شرائط پائے جانے سے حج فرض ہوتا ہے۔

اور اگر اس شخص کو جی پی فنڈ میں ملنے والی اصل رقم وغیرہ حج کے اخراجات کے برابر نہ ہو، لیکن زائد ملنے والی سود کی رقم کے ساتھ مل کر حج کے اخراجات کے برابر ہو، تو اس سے حج فرض نہیں ہو گا، کیونکہ مالِ حرام سے حج کرنا حرام ہے، البتہ اگر اس سے حج کر لیا، تو فرض ادا ہو جائے گا، لیکن وہ حج مقبول نہیں ہو گا، نہ ہی ثواب ملے گا، کیونکہ اللہ عزوجل پاکیزہ چیز ہی قبول فرماتا ہے۔

جامع ترمذی میں حدیث شریف ہے: ” لا یقبل اللہ الا الطیب “ ترجمہ: اللہ عزوجل صرف پاکیزہ چیز ہی قبول فرماتا ہے۔
(جامع الترمذی، ابواب الزکوۃ، باب ماجاء فی فضل الصدقۃ، جلد 1، صفحہ 260، مطبوعہ لاھور)

الترغیب والترہیب میں حرام مال کے ساتھ حج کرنے کے متعلق سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث شریف مروی ہے: ” قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم :۔۔۔اذا خرج بالنفقۃ الخبیثۃ فوضع رجلہ فی الغرز فنادیٰ: لبیک، ناداہ منادٍ من السماء لا لبیک و لا سعدیک زادُک حرام و نفقتک حرام و حجک مأزور غیر مبرور “

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔۔۔ بندہ جب حرام مال کے ساتھ حج کرنے کے لیے نکلتا ہے اور رکاب میں پاؤں رکھتا ہے، تو پکارتا ہے:" لبیک (یعنی یا اللہ عزوجل میں حاضر ہوں)" تو آسمان سے ندا آتی ہے: " لا لبیک ولا سعدیک (یعنی نہ تیری حاضری قبول ہے نہ تیری خدمت۔)" تیرا زادِ راہ اور تیرا نفقہ حرام ہے اور تیرا حج لوٹایا ہوا اور نامقبول ہے۔

(الترغیب والترھیب، الترغیب فی النفقة فی الحج والعمرة، جلد2، صفحہ113، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

زادِ راہ پر قادر ہونے پر حج فرض ہونے کے متعلق ہدایہ میں ہے:" الحج واجب علی الاحرار البالغین العقلاء الاصحاء اذا قدروا علی الزاد والراحلة" ترجمہ: آزاد، بالغ، عاقل، تندرست لوگ جب زادِ راہ اور سواری پر قادر ہوں، تو ان پر حج فرض ہے۔ **(الھدایة، کتاب الحج، جلد1، صفحہ145، مطوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)**

حرام مال کے ساتھ حج کرنے کے متعلق درمختار میں ہے:" وقد یتصف بالحرمة کالحج بمال حرام" ترجمہ: اور حج کرنا کبھی حرام ہوتا ہے جیسا کہ مالِ حرام سے حج کرنا۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے:" ان الحج نفسه الذی ھو زیارة مکان مخصوص الخ لیس حراما بل الحرام ھو انفاق المال الحرام۔۔۔ قال فی البحر ویجتھد فی تحصیل نفقة حلال فانه لا یقبل بالنفقة الحرام کما ورد فی الحدیث مع انه یسقط الفرض عنه معھا" ترجمہ: حج جو مخصوص جگہوں کی زیارت الخ کا نام ہے، وہ فی نفسہ حرام نہیں ہے، بلکہ مالِ حرام خرچ کرنا حرام ہے۔۔۔ بحر میں کہا ہے: حلال نفقہ حاصل کرنے کی کوشش کرے، کیونکہ حرام نفقہ کے ساتھ حج قبول نہیں ہوتا۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے اگرچہ حرام نفقہ کے ساتھ بندے سے فرض ساقط ہو جاتا ہے۔"

(ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب الحج، مطلب فیمن حج بمال حرام، جلد3، صفحہ519، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ میں مالِ حرام کے ہوتے ہوئے حج فرض ہونے کے متعلق فرماتے ہیں:" اگر اس کے پاس مالِ حلال کبھی اتنا نہ ہوا، جس سے حج کر سکے اگرچہ رشوت کے ہزارہا روپے ہوئے، تو اس پر حج فرض ہی نہ ہوا کہ مالِ رشوت مالِ مغصوب ہے، وہ اس کا مالک ہی نہیں اور اگر مالِ حلال اس قدر اس کے پاس ہے یا کسی موسم میں ہوا تھا، تو اس پر حج فرض ہے، مگر رشوت وغیرہ حرام مال کا اس میں صرف کرنا حرام ہے اور وہ حج قابلِ قبول نہ ہوگا اگرچہ فرض ساقط ہو جائے گا۔" **(فتاویٰ رضویہ، جلد10، صفحہ708، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)**

واللہ اعلم عزوجل **و رسوله اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــه

مفتی محمد قاسم عطاری

23 رجب المرجب 1439ھ/10 اپریل 2018ء

خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیر اہلِ سنّت کا مدنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مدنی التجاء ہے

نوٹ! دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔